© rasailojaraid.com

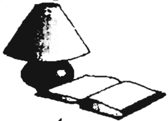

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

ذ۔ بخاری

قضیہ کا خاتمہ

۱۹۹۴ء میں پاکستان میں ایک کتاب چھپی ''اصلاح المفاہیم''۔ مصنف تھے شیخ محمد مکی مالکی (مقیم مکہ مکرمہ) اور مترجم تھے مفتی انیس احمد لاہوری۔ دلچسپ بات یہ ہوئی کہ ملک کے اکابر علماء دیو بند نے عربی متن کی تائید و تصویب فرمائی اردو متن کی تردید و تغلیط۔ اصلاً یہ اختلاف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی (رحمۃ اللہ علیہ) کے حلقۂ منتسبین میں رونما ہوا۔ اور پھر کوئی چھے سال کی کوشش کے بعد، یہ اختلاف رفع ہوا اور شکر رنجی دور ہوئی۔ یہ ساری روداد اجمالاً اس کتابچے میں آ گئی ہے۔ خصوصاً مولانا محمد عزیز الرحمٰن صاحب ہزاروی زید مجدہم خطیب مسجد صدیق اکبرؓ و مہتمم مدرسہ انوار صحابہؓ (راولپنڈی) کا اپنی بعض آراء سے اعلان رجوع و برأت لائق صد رشک و مبارک باد ہے۔

اس سلسلے میں ایک افسوس ناک بات البتہ یہ ہوئی ہے کہ بعض وہ حضرات جو بخت و اتفاق سے (بلکہ بلطائف الحیل) زمرۂ اکابر میں داخل ہوئے ہیں اور جنہیں اس طرح کے اختلافات کے فرد ہونے سے اپنی بزرگی (یا، بزرگی کے بھرم) کے زائد المیعاد ہونے کا خدشہ لاحق ہے، اپنی عادت، طبیعت، فطرت اور ضرورت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ابھی تک خوردہ گیری کی کفگیر چلائے جا رہے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب جبکہ ''قضیہ کا خاتمہ'' ہو چکا، پیشہ ور ناقدوں کا سیلاب بلا کس کے گھر کا رخ کرتا ہے، تاکہ مشیخیت کی آڑ میں، خصومت پروری اور منازعت آفرینی کی نت نئی مہمیں سر کر سکے۔

کتابچے کے مرتب مولانا حافظ نثار احمد الحسینی ہیں۔ یہ انہی سے، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم السلام مدینہ مسجد، محلّہ زاہد آباد (حضرو اٹک) کے پتے پر، (شاید بلا قیمت) طلب کیا جا سکتا ہے۔

فرائضِ والدین

جوائنٹ فیملی سسٹم ...... کہ جس کے لیے اردو میں ''مشترکہ خاندانی نظام'' یا کوئی اور بھلا سا ترجمہ لایا جا سکتا ہے، مغرب میں گویا کئی زمانوں سے قصۂ پارینہ ہے۔ اسباب کی دنیا میں آپ اسے ''صنعتی انقلاب'' کا شاخسانہ بتلائیں یا ''فرد کی آزادی'' کا لازمی نتیجہ ...... بہر حال ایک بات طے ہے کہ تہذیب و مذہب کے گھٹتے بڑھتے اثر و نفوذ، بلکہ ان کی گھٹتی بڑھتی آویزش اور آمیزش کے مظاہر میں سے ایک بڑا مظہر ''فرد کی تنہائی'' ہے۔ مغرب کو اب اس سے مفر بھی نہیں اور اس سے دست برداری کا حوصلہ بھی نہیں۔

ادھر (بقولِ اقبالؒ) ہم مشرق کے مسکینوں کا، دل مغرب میں جا اٹکا ہے۔ لیکن ہمارا معاملہ آسمان سے گرا، اور

© rasailojaraid.com